جبری مشقت

(متاثرہ افراد کی طرف سے قانونی کاروائی کرنے کا طریقہء کار)

سوال 1۔ جبری مشقت سے کیا مراد ہے؟

جواب۔ اس سے مراد مالک کی طرف سے دیئے گئے قرض کی ادائیگی نہ کرنے کی صورت میں کسی مزدور یا اس کے خاندان کو بغیر اجرت کے مزدوری کے لئے مجبور کرنا، ملازمت یا ذرائع معاش کی آزادی اور مزدور کی نقل وحرکت کا حق سلب کرنا ہے۔

سوال 2۔ جبری مشقت روکنے کے لئے پاکستان میں کون سا قانون نافذ ہے؟

جواب۔ مزدور طبقے کے مفادات کو تحفظ دینے کے لئے پاکستان میں جبری مشقت پر پابندی کا قانون 1992ء نافذ ہے۔

سوال 3۔ اس قانون کی خلاف ورزی کی صورت میں کہاں شکایت درج کرائی جاسکتی ہے؟

جواب۔ اس قانون کی خلاف ورزی کی صورت میں متعلقہ مجسٹریٹ کی عدالت میں شکایت درج کرائی جاسکتی ہے۔ یہ جرم قابلِ دست اندازی پولیس اور نا قابل ضمانت ہے۔

سوال 4۔ اس قانون کے تحت جبری مشقت پر مجبور مزدوروں کو کیا تحفظات فراہم کئے گئے ہیں؟

جواب۔ اِس قانون کے تحت مزدوروں کے لئے جبری مشقت پر مکمل پابندی عائد کردی گئی ہے۔ اگر قرض دینے والے نے مقروض کی کسی جائیداد پر قبضہ کر رکھا ہو تو 90 دن کے اندر عدالتی کاروائی کے ذریعے جائیداد پر اصل مالک کا قبضہ بھی بحال کیا جائے گا۔

سوال 5۔ مقررہ مدت میں قبضہ بحال نہ ہونے کی صورت میں کیا کاروائی کی جاسکتی ہے؟

جواب۔ اگر قرض دینے والا شخص جائیداد کا قبضہ واپس نہ دے تو متاثرہ شخص متعلقہ مجسٹریٹ کو درخواست دے سکتا ہے جو اسے سماعت کا موقع دینے کے بعد قبضہ واپس دینے کا حکم دے گا۔ اگر وہ عدالت کے حکم کے باوجود 90 دن کے اندر جائیداد کا قبضہ واپس نہ دے تو اسے 1 سال تک قید یا 1000 روپے تک جرمانہ یا دونوں سزائیں بھی دی جاسکتی ہیں اور وصولی کی صورت مین جرمانے کی اس رقم سے متاثرہ شخص کو 10 روپے روزانہ کے حساب سے قبضہ بحال نہ ہونے تک کا معاوضہ بھی دیا جائے گا۔

سوال 6۔ جبری مشقت کرانے والے شخص کو کیا سزا دی جاسکتی ہے؟

جواب۔ اگر کوئی شخص کسی کو جبری مشقت پر مجبور کرتا ہے تو اسے کم سے کم 2 سال اور زیادہ سے یادہ 5 سال تک قید یا کم اکم 50 ہزار روپے جرمانہ یا دونوں سزائیں بھی دی جاسکتی ہیں۔ وصولی کی صورت میں جرمانے کی رقم سے مزدور کو کم ازکم 50 روپے روزانہ کے حساب سے معاوضہ بھی دیا جائے گا۔

سوال 7۔ کیا جبری مشقت کے جرم میں ملوث کمپنی کے خلاف بھی کاروائی کی جاسکتی ہے؟

جواب۔ اگر کسی کمپنی کی طرف سے یہ جرم کیا گیا ہو تو ایسا شخص جو کمپنی کے معاملات چلانے کے لئے ذمہ دار ہو کو اس جرم کا قصوروار سمجھا جاتا ہے اور اس کے خلاف قانونی کاروائی بھی کی جاسکتی ہے۔

سوال8۔ اس قانون پر عمل درآمد یقینی بنانے کے لئے کیا اقدامات کئے گئے ہیں؟

جواب۔ اس قانون پر عمل درآمد کے لئے نگران کمیٹیاں بنائی گئی ہیں۔ضلعی مجسٹریٹ یا اس کے ماتحت افسر کی ذمہ داری ہے کہ وہ جبری مشقت سے رہائی پانے والے مزدور کی مالی امداد کا بندوبست کرے تا کہ اُسے دوبارہ قرض لینے کی ضرورت نہ رہے۔مجسٹریٹ کی یہ بھی ذمہ داری ہے کہ از خود اس بات کا خیال رکھے کہ اس کے متعلقہ علاقے میں کوئی شخص جبری مشقت تو نہیں کروا رہا، اگر ایسا ثابت ہو جائے تو وہ ایسا کرنے والے شخص کے خلاف کاروائی کرنے کا اختیار بھی رکھتا ہے۔

سوال9۔ نگران کمیٹیوں سے کیا مراد ہے؟

جواب۔ نگران کمیٹیاں عوامی نمائندوں، ضلعی انتظامیہ، بار ایسوسی ایشن، پریس اور سماجی خدمات سے متعلق افراد اور صوبائی لیبر ڈیپارٹمنٹ کے نمائندوں پر مشتمل ہوتی ہیں جن کی ذمہ داریاں درج ذیل ہیں:

(1) ضلعی انتظامیہ کو اس قانون کے موثر نفاذ کے متعلق مشورے دینا۔

(2) رہائی پانے والے مزدوروں کو آباد کرنے میں امداد فراہم کرنا۔

(3) قانون پر عمل درآمد کا جائزہ لینا۔

سوال10۔ جبری مشقت سے متعلق مزید معلومات کہاں سے حاصل کی جاسکتی ہیں؟

جواب۔ درج ذیل ذرائع سے بھی دفعہ 144 سے متعلق مزید معلومات حاصل کی جاسکتی ہے:

(1) قانون وانصاف کمیشن، حکومتِ پاکستان، سپریم کورٹ بلڈنگ، اسلام آباد،فون نمبر 051-9220483۔
فیکس نمبر 051-9214416، ای میل ljcp@ljcp.gov.pk اور ویب سائٹ www.ljcp.gov.pk۔

(2) کنزیومر رائٹس کمیشن آف پاکستان (سی آرسی پی) پوسٹ بکس 1379، اسلام آباد،فون نمبر 111-739-739۔

(3) ضلع اور تحصیل کچہری میں موجود دفتر معلومات۔

(4) ضابطہ فوجداری 1898ئ۔

(5) تعزیراتِ پاکستان 1860ئ۔